حضرت اخندزادہ
پیر سیف الرحمٰن
نمبر

دینی، سماجی، اخلاقی اور ملّی اقدار کا محافظ

جوہر آباد

سہ ماہی

انوارِ رضا

چیف ایڈیٹر
ملک محبوب الرسول قادری

2008ء کا تیسرا شمارہ

وہ ادائے دلبری ہو کہ نوائے عاشقانہ
جو دلوں کو فتح کر لے وہی فاتحِ زمانہ





گوشۂ خاص بیاد
غازی اسلام جانثارِ پاکستان
ملک عبدالرسول قادریؒ

تصوّف
ہی اسلام کی حقیقی تعبیر ہے
الشیخ السید یوسف السید ہاشم الرفاعی



شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

دینی سماجی، اخلاقی اور ملی اقدار کا محافظ

جوہر آباد

سہ ماہی

انوار رضا

جلد نمبر 2 شمارہ نمبر 3

چیف ایڈیٹر ملک محبوب الرسول قادری

ایڈیٹر مرزا مجاہد احمد قادری

چیف ایگزیکٹو مفتی آصف محمود قادری

معاون ایڈیٹرز
علامہ شاہد جمیل اویسی۔ سید غفران شرف گیلانی
محمد تاج قادری۔ صاحبزادہ طاہر سلطان قادری

زیر سرپرستی

☆ پیر طریقت صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن (ڈھانگری شریف)

☆ امیر اہل سنت حضرت پیر میاں عبدالخالق قادری (بھر چونڈی شریف) ☆ شیخ الحدیث پیر سید محمد عرفان مشہدی
☆ استاذ العلماء مولانا مفتی محمد عبدالحق بندیالوی ☆ پیر سید فیض الحسن شاہ بخاری (بہاری شریف)
☆ پروفیسر صاحبزادہ محبوب حسین چشتی (پیر بل شریف) ☆ محمد اشرف کوثر ☆ حاجی ملک جمیل اقبال
☆ سید ضیاء النور شاہ ☆ ڈاکٹر خالد سعید شیخ ☆ الحاج بشیر احمد چوہدری (لاہور)

مجلس تحریر

محقق العصر مفتی محمد خان قادری۔ ادیب شہیر پیر سید محمد فاروق القادری
مفتی محمد عارف نورانی۔ طارق سلطانپوری۔ علامہ قاری محمد زوار بہادر
پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی۔ سید وجاہت رسول قادری، عبدالمجید ساجد
مفتی محمد ابراہیم قادری۔ مفتی محمد جمیل احمد نعیمی۔ سید صابر حسین بخاری
صاحبزادہ واحد رضوی۔ الحاج مفتی محمد شفیع ہاشمی۔ سید عبداللہ شاہ قادری۔ مفتی عبدالحلیم ہزاروی

مجلس مشاورت

پیر سید مرید کاظم بخاری، ملک مطلوب الرسول اعوان، ملک محمد فاروق اعوان
صوفی گلزار حسین قادری رضوی، حافظ محمد خان ماہل ایڈووکیٹ، الطاف چغتائی
قاری عبدالعزیز قادری، مولانا محمد اختر نورانی، پروفیسر قاری محمد مشتاق انور
ملک الطاف عابد اعوان، ملک قاری محمد اکرم اعوان، محمد جاوید اقبال کھارا
مرزا عبدالرزاق طاہر، پیرزادہ محمد رضا قادری، پیر میاں غلام صفدر گولڑوی
مولانا محمد محفوظ چشتی، قاری محمد عامر خان، ڈاکٹر محمد تسلیم قریشی، صاحبزادہ محمد بلال الہاشمی
پیر طریقت ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی، مولانا صوفی غلام مرتضیٰ سیفی

مجلس انتظامیہ

ملک محمد قمر الاسلام قمر
مرزا محمد کامران طاہر

قیمت فی شمارہ
400 روپے

سالانہ رکنیت فیس
600 روپے

انٹرنیشنل غوثیہ فورم انوار رضا لائبریری بلاک نمبر ۱۴ جوہر آباد ضلع خوشاب
0300
0321-9429027
Ph: 0454-721787

حسنِ ترتیب

اپنی بات

جو دلوں کو فتح کرے وہی فاتح زمانہ

عہد حاضر میں یادگار اسلاف حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی مدظلہ الاقدس کی ذات گرامی علمی روحانی حوالے سے بین الاقوامی افق پر ایک روشن آفتاب کی طرح جگمگا رہی ہے دنیا بھر میں ان کے بے پناہ مداحوں کی طرح مخالفین کی بھی کمی نہیں مگر وہ ہر طرح کے صلہ و ستائش یا مخالفانہ جذبات سے بے نیاز ہو کر ذکر الٰہی کے فروغ کے مشن پر پوری جرأت و استقامت کے ساتھ ڈٹے ہوئے ہیں۔ ذکر الٰہی کی برکات کا ظہور جاگتی آنکھوں سے دیکھنا ہو تو حضرت اخندزادہ صاحب قبلہ کی مجلس کا ایک نظارہ کر لینا چاہئے۔ جگر مراد آبادی کا یہ شعر بالکل صادق ثابت ہوتا ہے۔

وہ ادائے دلبری ہو کہ نوائے عاشقانہ
جو دلوں کو فتح کر لے وہی فاتح زمانہ

علالت طبع، کبر سنی اور ضعف و نقاہت کے باوجود جس انداز میں ان کے ہاں شریعت مطاہرہ کا اتباع نظر آتا ہے وہ بجائے خود ایک کرامت ہے۔ سہ ماہی ''انوارِ رضا'' جوہر آباد کا زیر نظر ''خصوصی نمبر'' اس عظیم بزرگ کے گراں قدر علمی و روحانی، دینی و سماجی خدمات کے اعتراف میں شائع کیا جا رہا ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ اگر اس نمبر کی اشاعت کے حوالے سے ہمدم دیرینہ محترم مولانا صوفی غلام مرتضےٰ سیفی کا تعاون حاصل نہ ہوتا تو شاید اس قدر وقیع اور جاندار نمبر اس وقت آپ کے ہاتھوں میں موجود نہ ہوتا۔ نیز فنی امور کی انجام دہی میں اظہار سنز پرنٹرز اور ہمارے بہترین دوست رفاقت علی تاج بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے تھوڑے وقت میں زیادہ کام کر دیا خدا انہیں جزائے خیر دے۔ ہم نے اس موقع پر دنیائے عرب کے عظیم بزرگ حضرت الشیخ السید یوسف السید ہاشم الرفاعی (کویت) کا ایک نہایت اہم انٹرویو بھی شامل اشاعت شائع کیا ہے جو معاصر منکرین تصوف کے اعتراضات کا نہایت مدلل و مسکت جواب ہے۔ اس موقع پر میں نے اپنے عظیم والد گرامی مجاہد اسلام جانثار پاکستان جناب ملک عبد الرسول قادری رحمہ اللہ تعالیٰ (المتوفی ۶ مئی ۲۰۰۸ء) کے حوالے سے بھی ایک گوشہ خاص مختص کر دیا ہے لیکن فی الحال یہ ایک تشنہ سا گوشہ ہے۔ بعض امور میں ترتیب قائم و برقرار نہ رہ سکی جس پر پیشگی معذرت۔

7 اکتوبر 2008ء سوا نو بجے شب

ملک محبوب الرسول قادری

(چیف ایڈیٹر)

حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مدظلہٗ کے حوالے سے غلط فہمیوں کا ازالہ

تحریر: استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی غلام فرید ہزاروی سعیدی رضوی سیفی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ فاروقیہ گوجرانوالہ

اعتقادی و نظریاتی اعتبار سے اور بعض بریلوی کہلانے والوں نے ان کے (حضرت اخندزادہ صاحب سرکار) خلاف معاندانہ کارروائی شروع کر رکھی ہے کہ وہ سنی حنفی نہیں حالانکہ وہ یاغوث اعظم دستگیر کو جائز فرماتے ہیں بلکہ یاغوث اعظم دستگیر نامی پمفلٹ اپنے آستانے سے شائع کیا ہے تمام عقائد میں اہلسنت بریلوی سے پوری پوری مطابقت رکھتے ہیں عُرس کرواتے ہیں میلاد مناتے ہیں آستانے پر عُرس کے موقعہ پر سلام مع القیام بھی پڑھا جاتا ہے۔ بہرحال منکرین و معاندین جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے ہیں ہدایۃ السالکین میں کوئی ایک بھی ایسی بات نہیں ہے جس کو کفر یا ضلالت یا فسق قرار دیا جاسکے محض خوابوں کو خصوصاً مریدین یا خلفاء کی خوابوں اور انہی کی تعبیرات کو بنیاد بنا کر کسی پر کفر کا فتویٰ لگانا یا ضلالت کا فتویٰ لگانا کہاں کی عقلمندی ہے پھر خواب میں انبیاء کو امامت کرانے کو کفر کی وجہ قرار دیں کتنی زیادتی ہے کیا بیداری میں امام الانبیاء کو امامت کرانا کفر ہے اگر ہے تو پھر صدیق اکبر اور عبدالرحمٰن بن عوف کے متعلق کیا فتویٰ دیا جائے گا اگر بیداری میں یہ امر وجہ کفر نہیں تو خواب میں کیونکر یہ وجہ کفر ہے پھر امامت وجہ فضیلت و وجہ فضیلت ہے ہی۔ کب کیا مفضول افضل کو امامت نہیں کرا سکتا یقیناً کرا سکتا ہے البتہ شیعہ کے نزدیک امامت وجہ افضلیت مگر ہم تو اہلسنّت ہیں ہمارے نزدیک تو ضروری نہیں کہ افضل ہی امام ہو مفضول بھی

امام ہوسکتا ہے جیسا کہ کتب علم کلام میں شیعہ اور سنی کے درمیان اس کو بھی وجہ فرق بتایا گیا ہے کہ کتب علم کلام میں شیعہ اور سنی کے درمیان اس کو بھی وجہ فرق بتایا گیا ہے اور افضل مفضول سے دعا بھی کرا سکتا ہے یہ عجز و انکساری و تواضع اور شفقت کی بنیاد پر ہوتا ہے نہ کہ وہ مفضول ہے جیسا بعض روایات سے یہ نسبت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ کو اویس قرنی رحمۃ اللہ کے پاس جاتے وقت فرمایا کہ ان سے میری امت کی بخشش کی دعا کرنا کیا یہ دلیل افضلیت ہے ہرگز نہیں۔ اور یہ کہنا کہ غوث پاک سے چھ درجے فوق مقام عبدیت میں ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ بھی جھوٹ ہے۔ آپ نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں فرمایا یہ بھی کسی خلیفہ کا خواب اور اس کی تعبیر کے ضمن میں ہے بہرحال یہ جزوی فضیلت پر بھی محمول ہوسکتا ہے اگر وحدت اہلسنّت کے عقیدہ کے مطابق بعض خوبیوں کے لحاظ سے خلفاء ثلاثہ سے افضل ہو سکتے ہیں تو امت محمدیہ کا کوئی ولی بھی غوث پاک سے جزوی لحاظ سے افضل ہوسکتا ہے اگر وہ کفر و ضلالت و فسق نہیں تو یہ بھی نہ کفر ہے نہ ضلالت نہ فسق ہے۔ کلی لحاظ سے خلفاء ثلاثہ حضرت علیؓ سے افضل ہیں اور شیخین کے حضرت علیؓ سے افضل ہونے پر اجماع بھی ہے مگر حضرت عثمانؓ کی حضرت علیؓ سے افضلیت قطعی نہیں بلکہ ظنی اور غیر اجماعی ہے چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ میں امام ابن حجر فرماتے ہیں۔ **جوربه ان افضلية ابی بکر رضی الله تعالی عنه علی الثلاثته فم عمر علی الاثنین محمع علیه عند اهل السنته لا خلاف بیحکم فیه والاجماع یطیر القطع واما افضلية عثمان علی علی رضی الله تعالی عنه فظنية لا بعض اکابر اهلسنت کسفیان الثوری فضل علیا علی عثمان وما وقع فیه خلاف بین اهل السنة ظنی** یعنی خلفاء اربعہ کے درمیان افضلیت کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابوبکر کی افضلیت خلفاء ثلاثہ پر پھر حضرت عمر کی فضیلت بقیہ دونوں پر اہلسنت کے نزدیک اجماع ہے۔ یہاں کوئی اختلاف نہیں ہے اور اجماع قطعیت کا فائدہ دیتا ہے اور حضرت عثمان کی افضلیت حضرت علی پر تو فضیلت ظنی ہے کبھی بعض اکابر اہلسنّت مثلاً سفیان ثوری کے نزدیک حضرت علی افضل ہے حضرت عثمان

سے اور جس چیز میں اہلسنت کے مابین اختلاف ہو وہ ظنی ہوتی ہے۔

اگر جناب سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کے نزدیک حضرت علی حضرت عثمانؓ سے افضل ہیں تو پھر کیا سفیان ثوری پر کفر یا ضلالت یا فسق کا فتویٰ لگایا جائے گا یاد رہے یہاں فضیلت کلی کی بات ہے نہ کہ جزوی کی۔ یونہی حضور غوث پاک سے بھی کوئی ولی اگر جزوی طور پر افضل ہو جائے تو کیا قیامت ہے جب غوث پاک کا قیامت تک آنے والا اولیاء کرام سے افضل ہونا نہ قرآن میں منصوص ہے نہ حدیث میں، نہ اجماع میں، نہ ائمہ مجتہدین کے نزدیک، جو اس کا مدعی ہے وہ ضرور پیش کرے مگر کوئی قیامت تک اپنی مرضی پیش نہیں کر سکتا بلکہ غوث پاک کے قیامت تک رہا آنے والے تمام اولیاء پر افضل طور پر کلی ہونے کی نص بھی موجود نہیں ہے بلکہ اپنے زمانے کے اولیاء سے افضل ہونے پر بھی نص میں موجود نہیں ہے بہرحال مقصد یہ ہے کہ حضرت صاحب قبلہ عالم کی کوئی بھی تحریر ایسی نہیں جس کو کفریہ یا گمراہانہ قرار دیا جا سکے خدا تعالیٰ ان معاندین و حاسدین کو ہدایت عطا فرمائے اور حق گوئی کی توفیق مرحمت فرمائے اور آپ کے کلام کو سمجھنے کی توفیق بھی دے تا کہ یہ لوگ گمراہی سے بچ سکیں حضرت صاحب نے بندہ کے سامنے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کو تین بار عاشق رسول الشیخ بہت بڑے عالم قرار دیا تھا۔ اور ہدایت السالکین کے متعدد صفحات ہیں مولانا احمد رضا کا علامہ احمد رضا، اعلیٰ حضرت احمد رضاء اور امام احمد رضا بھی لکھا ہے پوری بات کی دلیل ہے کہ باوجود بریلوی نہ کہلانے کہ آپ ان کی عظمت بزرگی اور تبحر علمی کے قائل ہیں اس کے باوجود ان کو دیوبند قرار دینا یا مشکوک قرار دینا یا مذبذب سمجھنا کوئی دیانتداری نہیں ہے اور ان کے خلاف نعوذ باللہ کفر کے فتوے لیتے پھرنا یا دینا بھی کوئی عقلمندی اور ایمانداری نہیں علامہ عبدالغنی توالحدیقہ الندیہ ص 242 ج 1 میں فرماتے ہیں کہ ولی کی ولایت کا انکار، ولی کو اذیت دینا کفر ہے ان کو کافر کہنے والا موذی کیونکہ خود کافر نہ ہوگا تو یقیناً وہ خود کافر ہے۔

میرے مرشد و مربی حضرت اخندزادہ صاحب

حافظہ قاریہ شیخ الحدیث تسنیم کوثر ہاشمی مہتمم جامعہ سیفیہ رحمانیہ للبنات الاسلام (گجرات)

از بروئے سجدہ عشق آستانے یافتم
سر زمین بود منظور آسمانے یافتم

اللہ تعالیٰ کے گوناگوں ناقابل شمار احسانات میں سب سے بڑا احسان حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس ہے اور آپ ﷺ کا سب سے عظیم احسان دین کامل ہے۔ آپ ﷺ نے تلاوت آیات اور تعلیم حکمت کے ذریعے تزکیہ کا وہ عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ جس نے مس خام کو کندن بنا دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ایک ایسی جماعت کی تشکیل کی جس کی تعریف آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ نے خود فرمائی کہ "میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے فلاح پاؤ گے۔" صحابہ کبار کے بعد اس مقدس مشن کو تابعین نے جاری رکھا۔ تابعین کے بعد اولیاء اللہ نے تبلیغ و اصلاح امت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ یہ مبارک گروہ ہر دور میں موجود رہا۔ یہی وہ جماعت ہے جس کا ذکر قرآن حکیم میں یوں کیا گیا۔ **کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر.** اولیاء اللہ کے اسی گروہ کو صالحین، عباد الرحمٰن، اخیار اور ابرار کے ناموں سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ ان تمام حضرات کی زندگیاں قرآن و سنت کا قابل رشک نمونہ تھیں۔ یہ حضرات روحانی ترقی کے لیے رہبانیت کو نہیں بلکہ اتباع شریعت کو لازمی قرار دیتے تھے۔ حضرت خواجہ جنید بغدادی کے بقول "یہ راہ صرف وہی پا سکتا ہے جس کے سیدھے ہاتھ میں قرآن پاک اور بائیں ہاتھ میں سنت مصطفیٰ ﷺ ہو اور دونوں چراغوں کی روشنی میں راستہ طے کر لے۔" یہ لکھتے ہوئے میرا قلم فخر سے جھوم رہا ہے کہ اللہ کریم نے مجھ